روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۳۹/۷۴ | اتوار ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ ، ۲۳ شہادت ۱۳۶۸ ہش ، ۲۳ اپریل ۱۹۸۹ء | نمبر ۹۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آمدہ اطلاع کے مطابق پیارے آقا کی صحت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے اور حضور تمام احباب کو محبت بھرا اسلام بھجواتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے محبوب امام کی ہر لمحہ تائید و نصرت فرمائے اور ہر مرحلے پر معجزانہ کامیابیاں عطا کرے اور حضور کو جلد کامیاب و کامران مرکز سلسلہ میں لائے۔

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ

۲۰ فروری تا ۲۰ مارچ ۱۹۸۹ء

۲۰ ممالک سے آمدہ افراد کی ملاقاتیں —— گارڈین سنڈے ٹائمز اور بی بی سی سمیت متعدد اخبارات کو انٹرویو —— ایک عظیم الشان پریس کانفرنس کا انعقاد —— مختلف تقاریب میں شرکت

۲۰ ممالک کے ڈھائی سو افراد کی ملاقاتیں:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کی صحت اچھی رہی اور آپ صد سالہ جشن تشکر کی آمد کے پیش نظر سارے عالم میں پھیلے ہوئے جماعتی پروگراموں کے کامیاب انعقاد کے لئے جملہ مشنز کو قیمتی ہدایات اور رہنمائی سے نوازتے رہے۔ اس سلسلہ میں لنڈن میں قائم جوبلی منصوبے کے مرکزی سیل کا حضور انور سے براہ راست رابطہ رہا اور حضور انور مالی منظوریوں کے علاوہ ضروری ہدایات اور مشوروں سے ان کی رہنمائی فرماتے رہے۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں جوبلی پروگراموں اور دیگر دفتری امور کی انجام دہی کے لئے لنڈن میں قائم مرکزی دفاتر اور امارت یو کے کے مختلف عہدیداروں نے ۱۰۳ مرتبہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف پایا علاوہ ازیں ان ایام میں ۱۸۰ احباب نے انفرادی طور پر اور ۷۰ فیملیز نے اجتماعی طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی اور مختلف امور و مسائل میں حضور انور سے مشوروں کے علاوہ آپ کے ساتھ تصاویر بنوانے اور آپ کی دعائیں لینے کی سعادت پاتے رہے۔ ملاقات کے لئے تشریف لانے والے ان احباب کا تعلق پاکستان و برطانیہ کے علاوہ، امریکہ، کینیڈا، مغربی جرمنی، سویڈن، سکاٹ لینڈ، ساؤتھ افریقہ، کینیا، گیمبیا، غانا، سیرالیون، الجیریا، مراکش، تیونس، طوالو، انڈیا، بنگلہ دیش اور مشرق الاوسط کے متعدد ممالک سے ہے

ایک ترک نوجوان کی بیعت

بعض غیر احمدی دوست بھی اپنے احمدی رفقاء کی وساطت سے بیماریوں کے سلسلہ میں ہومیو پیتھی علاج تجویز کروانے اور دعا کی درخواست کرنے کے لئے حضور انور کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ ملاقات کے لئے آنے والے دیگر افراد میں تین ہندو، متعدد اخباروں کے عیسائی نمائندگان اور ایک ترک نوجوان بھی شامل ہیں۔ اس ترک نوجوان نے حضور انور کے دفتر میں حضور انور کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور ایمان میں برکت دے اور استقامت عطا فرمائے۔

گارڈین سنڈے ٹائمز اور بی بی سی سمیت کئی اخبارات سے انٹرویو

ان ایام میں ریڈیو اور مختلف اخبارات کے نمائندگان بھی حضور انور سے انٹرویوز لینے کے لئے حاضر ہوتے رہے۔ ان ملاقاتوں کا انتظام مکرم رشید احمد صاحب چوہدری پریس سیکرٹری کی نگرانی میں ہوتا رہا اور یوں عرصہ زیر رپورٹ میں درج ذیل انٹرویوز ہوئے:۔

(۱) تین مارچ بروز جمعہ سنڈے ٹائمز کے نمائندہ نے حضور انور کے دفتر میں حضور انور کا انٹرویو لیا۔ اس انٹرویو میں حضور انور نے (جماعت کے عقائد اور برطانیہ میں جماعت کے قیام جیسے موضوعات پر تفصیل سے روشنی ڈالی) اور سلمان رشدی کی کتاب کے متعلق اخبار کے نمائندہ کے سوال پر کتاب کی شدید مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں اسلام کی مقدس ہستیوں کے بارہ میں ایسی گندی اور ذلیل زبان استعمال کی گئی ہے جو کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کی جا سکتی۔ یہ انٹرویو ۴½ بجے شروع ہوا اور ایک گھنٹہ سے زائد وقت تک جاری رہا۔

(۲) چھ مارچ بروز سوموار کو بی بی سی کے نمائندہ مسٹر ٹیڈ ہیرلین کو حضور ایدہ اللہ نے انٹرویو دیا۔ جس میں حضور نے سلمان رشدی کی شیطانی کتاب کی مذمت کی اور اس سوال کا جواب دیا کہ جماعت احمدیہ اور دیگر فرقوں میں کیا فرق ہے۔ یہ انٹرویو برطانیہ کی چینل نمبر ۴ پر دس مارچ کی صبح دس بجے نشر ہوا۔

(۳) ۹ مارچ کو ایل بی سی ریڈیو کے سنڈے ریلیجس پروگرام کے پروڈیوسر مسٹر لارنس سپائسر حضور ایدہ اللہ سے انٹرویو لینے کے لئے حضور انور کے دفتر میں حاضر ہوئے۔ ۴½ سے ۵½ بجے شام تک یہ ملاقات جاری رہا۔ یہ پہلے بھی تین دفعہ حضور انور سے انٹرویو لے چکے ہیں۔ جو کہ ریڈیو پر پیش بھی کئے جا چکے ہیں۔ اسی طرح یہ متعدد بار حضور سے شرف ملاقات پا چکے ہیں۔ گزشتہ مئی میں حضور ایدہ اللہ نے ایل بی سی ریڈیو سٹیشن پر تشریف لے جا کر ان کے "فون ان" پروگرام میں شرکت کی تھی اس بار انٹرویو مختصر ہی تھا تاہم دو اپریل کو یہ دوبارہ انٹرویو کے لئے آرہے ہیں۔ ان کے اس بار انٹرویو لینے کا مقصد یہ تھا کہ صد سالہ جوبلی کے آغاز کی مناسبت سے ریڈیو پر جماعت کا ذکر آجائے۔ چنانچہ اس انٹرویو میں انہوں نے جماعت کے صد سالہ جشن کے پروگراموں اور دیگر جماعتی مساعی کے بارہ میں حضور سے بعض سوالات دریافت کئے۔

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۳ شہادت ۱۳۶۸ھش ۲۳ اپریل ۱۹۸۹ء

والدین بچوں کو بتائیں

حالات ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہتے۔ اور دینی جماعتوں کے ساتھ تو روزِ اوّل سے یہی ہوتا آیا ہے کہ پستی ہیں تو آغاز میں خوب پستی ہیں اور اُبھرتی ہیں تو جہاں دیدہ لوگوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتی ہیں۔ اور دیکھا جائے تو یہ بھی ان کی سچائی کا ایک ثبوت ہوتا ہے۔ کہاں ایک شخص کی ہلکی مدھم سی آواز، اور کہاں اس آواز کے متعلق یہ دعوے کہ یہ فضاؤں میں تیرتی ہوئی دنیا بھر میں پہنچے گی۔ اسے جتنا دبایا جائے گا اتنی ہی ابھرے گی۔ اور پھر یہ دعوے حرف بہ حرف پورے ہوتے ہیں اور دنیا دیکھتی ہے کہ جسے حقیر سمجھا گیا وہ عظیم الشان نکلا۔ جس آواز کو کوئی وقعت نہ دی گئی۔ وہی سب سے وقیع آواز بن گئی۔ یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں اور ان کاموں کی انجام دہی میں کسی رکاوٹ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

احمدیت کی آواز کو دیکھئے۔ ایک چھوٹے سے قریہ سے اٹھی پھر ساری دنیا میں پہنچ گئی۔ اسے روکا گیا تو یہ آگے بڑھی اور اسے دبایا گیا تو یہ اور بھی ابھری۔ پاکستان میں اسے دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ غیر تو جو سمجھیں سو سمجھیں لیکن ہم جانتے ہیں اور ہم اس یقین سے پُر ہیں کہ نہ یہ آواز روکی جا سکے گی اور نہ دبائی جا سکے گی۔ حالات بدلیں گے۔ زمانہ پلٹا کھائے گا خیالات میں ایک انقلاب آئے گا۔ عقیدتوں کے رخ مڑیں گے اور احمدیت کامیاب و کامران ہو گی اور یہ اس لئے کہ خدا نے کہا ہے کہ ایسا ہوگا۔ اس سلسلہ میں والدین سے ایک چھوٹی سی گزارش ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ آجکل ایک آرڈیننس کی وجہ سے بعض الفاظ استعمال نہیں کئے جا سکتے۔ بعض باتیں نہیں کہی جا سکتیں۔ آپ اپنے بچوں کو بتائیں کہ یہ آرڈیننس کیا ہے۔ ہم کیا نہیں کہہ سکتے اور کیا نہیں کر سکتے۔ اور ایسا کیوں ہے۔ ہمارے بچوں کا یہ حق ہے کہ انہیں یہ سب باتیں بتائی جائیں۔ تاکہ احمدیت کے حق میں جو بہت بڑا انقلاب آنے والا ہے اس کے لئے وہ تیار رہیں۔

مہنگی پڑے گی آپ کو یہ چھیڑ چھاڑ بھی
دیوار بھی بنا دیں لگا دیجے باڑھ بھی
ہم چپ رہیں تو بول اٹھے گی ہر ایک چیز
دیگی ہر اک کرخت صدا کو لتاڑ بھی

ــــ ابوالاقبال

اُس کے نام سے راتیں گزریں، اُس کے کام سے دن گزرے
کتنا اچھا وقت گزارا بے شک عام سے دن گزرے

سوتے جاگتے خوش رہتے تھے مست تھے اُسکی خوشبو میں
کتنے کشادہ دل تھے ہمارے خوب آرام سے دن گزرے

بھول گئے ہم گہرے رشتے باتوں کی آویزش میں
جیتے ہارے جنگ و جدل میں کس کہرام سے دن گزرے

لالہ و گل سے شبنم مل کر کن رنگوں میں روئی تھی
سُرخ و سیاہ سی راتیں بیتیں، خوں آشام سے دن گزرے

سوچ کے سُونے صحرا میں خوابوں کی خام خیالی تھی
کوئی نہ اچھا سپنا دیکھا بے پیغام سے دن گزرے

خواب بریدہ آنکھیں لے کر دن بھر کھویا رہتا ہے
اُسے کسی شب نیند تو آئے پھر آرام سے دن گزرے

بھور بھئے ہر روز نئے انداز سے شان دکھاتا ہے
اس کے جلال کی جلوہ گری میں کس اکرام سے دن گزرے

ــــ غالب احمد ــــ

قرآنِ کریم ۔ ناظرہ اور ترجمہ کے ساتھ سیکھیں

قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث سیّدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کا ارشادِ مبارک۔ تمام انصار بھائیوں کی توجہ کے لئے :۔

"ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے آپ کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ آپ اپنی اولاد کو پہلے قرآن کریم ناظرہ پڑھائیں اور پھر اس کا ترجمہ سکھائیں۔" (الفضل ۳ فروری ۱۹۶۶ء)

اللہ تعالیٰ تمام انصار بھائیوں کو قرآن کریم کی طرف سے عائد ہونے والی ان بنیادی ذمہ داریوں سے بخوبی عہدہ براہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس ضمن میں انصار اپنی انفرادی اور اجتماعی مساعی سے مرکز کو آگاہ کرتے رہیں۔

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب

احمدیت کی دوسری صدی کا آغاز

اور

عظیم الشّان قربانی کا مظاہرہ

مذاہب کی تاریخ بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن جماعتوں کو اپنی خاص منشاء کے تحت قائم فرمانا اور انہیں استحکام بخشنا چاہا انہیں قربانیوں کے دروازوں میں سے گذارا۔ اور جب وہ ان دروازوں میں سے نہایت عظمت اور شان کے ساتھ کامیاب گذریں تو انہیں پھر عظیم الشّان فتوحات اور برکاتِ سماوی و ارضی سے ایسے طور پر مالا مال کر دیا کہ گذشتہ قربانیوں کی تلخیوں والا پہلو نہ صرف کلیۃً مٹ گیا بلکہ فتوحات و برکات کے بالمقابل قربانیاں ہیچ ہو کر رہ گئیں۔ یہ ایک ایسی الٰہی سُنّت ہے جس میں تبدیلی یا استثناء کی کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ جس وقت الٰہی جماعتیں قربانیاں پیش کر رہی ہوتی ہیں اس وقت مخالفین اور دنیادارانہ سوچ رکھنے والے لوگوں کے نزدیک وہ قربانیاں بظاہر بے مقصد نظر آتی ہیں کیونکہ ان قربانیوں کے نتائج فوری طور پر اور مثبت شکل میں دنیا کے سامنے ظاہر نہیں ہو رہے ہوتے۔ نتائج کا تاخیر اختیار کرنا مخلصین کو مایوس کرنے کا موجب نہیں بنتا کیونکہ یہ تاخیر اپنے اندر دو اہم پہلو رکھتی ہے اوّل یہ کہ مخلصین کو اپنی قربانیوں میں تسلسل اور استقامت کا رنگ بھرنے کا موقع ملتا ہے۔ دوئم یہ کہ کچے اور خام طبع لوگ قربانیوں کی راہ کا رخ کرنے سے گریز کرتے اور نتیجتہً مخلصین سے کٹ کر رہ جاتے ہیں اور اس طرح مخلصین کا ایک ایسا گروہ نکھر کر سامنے آجاتا ہے جنہیں کوئی خوف اور غم پریشان نہیں کر سکتا۔

الٰہی جماعتوں میں قربانیوں کا سلسلہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک وہ قربانیاں جن کا پیش کرنا خود مخلصین کے اپنے اختیار اور مرضی پر منحصر ہوتا ہے۔ ایسی قربانیاں مخلصین کے جذبۂ قربانی اور شوق و ولولہ کا ثبوت ہوتی ہیں۔ اور جوں جوں انسان اپنے ایمان اور یقین میں بڑھتا ہے اس کا شوقِ قربانی بھی فزوں تر رہتا ہے۔ دنیا خواہ کچھ کہے یہ گروہِ مخلصین محض اپنے دلی شوق سے قربانیاں پیش کرتا جاتا ہے۔ اور انکی ہر قربانی چونکہ گذشتہ سے زیادہ حسین زیادہ قیمتی اور زیادہ وقیع ہوتی ہے۔ اس لئے ان کی قربانی کا یہ انداز اس امر کی دلیل بن جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی قربانی شرفِ قبولیّت پا رہی ہے۔ جو قربانی خدا تعالیٰ کے ہاں قبولیّت سے محروم ہو اسے انسان تسلسل اور اور استقامت کا رنگ نہیں دے سکتا اور جلد ہی ہمّت ہار بیٹھتا ہے۔

قربانیوں کی دوسری قسم ایسی ہے جس میں قربانی پیش نہیں کی جاتی بلکہ پیش کرائی جاتی ہے۔ یعنی اس قسم کی قربانی کا LEVER مخالفین کے ہاتھوں میں ہوتا ہے وہ اگر مخالفت نہ کریں تو مخلصین کو ہزاروں ایسے مواقع سے محروم ہونا پڑے جہاں وہ جان مال اور آبرو کے عظیم الشّان قربانیاں دیتے ہیں۔ مخالفین اپنی بے جا مخالفت اور تعصّب کے باعث مخلصین کے ساتھ ایسے ایسے ناروا سلوک برتتے ہیں کہ جن کے بالمقابل مخلصین کو قربانیاں پیش کرنے کی سعادتیں ہاتھ آتی ہیں۔ مخالفین کے ہاتھوں میں ایسا LEVER دیئے جانے میں الٰہی منشاء یہ ہوتی ہے کہ ایک طرف انہیں اپنے مخالفانہ منصوبوں پر عملدرآمد کا موقعہ مل جائے اور دوسری جانب اہل فہم اور ذی شعور لوگوں پر دو کرداروں کا فرق نمایاں ہو کر سامنے آجائے۔

جماعتِ احمدیہ کی گذشتہ سو سال کی تاریخ شاہد ہے کہ اس جماعت کو محض خدا تعالیٰ کے فضل سے دونوں قسم کی انتہائی قربانیاں پیش کرنے کی سعادت پہلے دن سے حاصل چلی آتی ہے۔ جماعت کی وہ قربانیاں جو احمدیوں نے اپنے دلی شوق اور ولولہ سے پیش کیں وہ آج کے ماحول میں اعجازی رنگ رکھتی ہیں۔ اپنی زندگی وقف کرنا۔ اولاد کو وقف کرنا۔ زندگی بھر نہایت تسلسل سے مالی قربانیاں پیش کرتے جانا۔ ایسے ماحول میں عبادت کے تقاضے پورے کرنا جبکہ اللہ کا نام لینا بھی جرم ٹھہرے۔ انتہائی بے راہ روی اور اخلاقی گراوٹ کے ماحول میں اپنے کردار کو پاک صاف رکھنا وغیرہ۔ یہ ایسی عظیم قربانیاں ہیں جو ہر احمدی کسی نہ کسی رنگ میں دیتا آیا ہے اور مسلسل دیتا رہے گا۔ اور یہ سب اس کے دلی جوش اور جذبے کا طبعی نتیجہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی فطری تمنا ہے ورنہ اسے کوئی مجبور نہیں کر رہا ہوتا کہ وہ ایسی قربانیاں پیش کرے۔

اسی طرح جماعتِ احمدیہ کے افراد کو اللہ تعالیٰ نے دوسری قسم کی قربانیوں کی سعادت سے بھی خوب نوازا ہے کہ مخالفین کے ہاتھوں ان کیلئے عظیم الشّان قربانیوں کے مواقع مہیّا فرمائے۔ اگر مخالف کی تلوار نہ اٹھتی تو احمدی جان کا نذرانہ پیش نہ کر سکتا۔ اگر مخالفین لوٹ مار نہ کرتے تو احمدی اپنے مال اور جائیداد قربان نہ کر پاتے۔ اگر مخالفین نہایت غلیظ اور دلآزاری کی زبان یا قلم نہ چلاتے تو ایک احمدی عزّت و آبرو اور جذبات کی بے دریغ قربانی ہرگز نہ دے سکتا۔ اور جماعت کی سو سالہ تاریخ ایسے لاکھوں واقعات سے بھری پڑی ہے کہ مخالفین نے فتنے اور شر کو جنم دیا۔ اور احمدیوں نے قربانیوں کے پانی سے اسے ٹھنڈا کر دیا اور مشاہدہ بتاتا ہے کہ ہر فتنہ کے نتیجہ میں قربانی کا نیا جذبہ ابھرا اور اس نے دنیا کو متاثر کیا۔ اور عوام و خواص کی حمایت ہمدردی اور ستائش کے اسے پھل لگے۔ قربانیوں کا یا ایک ظاہری نتیجہ ہے جس کا مخالفین آج تک احساس نہیں کر پائے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے جو اجر و ثواب کا پہلو ہے وہ اس پر مستزاد ہے در اصل اسی نے ہر احمدی کو قربانی کے میدان میں بلند حوصلگی اور پائے استقامت سے نواز رکھا ہے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں چند روز قبل مخالفین نے ننکانہ صاحب چک نمبر ۵۶۳ اور چک نمبر ۵۶۵ میں جو فساد برپا کیا اور نہتے احمدیوں کی بلا وجہ جائیدادیں اور اموال تباہ کئے۔ وہ مخالفین کی نگاہ میں تو یقیناً ایسی کاری ضرب سمجھے گئے کہ جس کے احمدی ہرگز تاب نہیں لا سکینگے۔ لیکن ان جگہوں کے احمدیوں نے اپنے زندگی بھر کے اثاثۃ البیت کو اپنی آنکھوں کے سامنے ظالم ہاتھوں لٹتے اور بھسم ہوتے دیکھ کر کوئی واویلہ نہیں کیا کہیں ماتم نہیں کیا۔ بلکہ صبر و استقامت کا ایسا اعلیٰ نمونہ قائم کیا کہ نہ صرف قرب و جوار کے شرفاء اس سے گہرے طور پر متاثر ہوئے بلکہ خود لوٹ مار کرنے والوں میں سے بھی بعض کے ضمیر انہیں ضرور ملامت ہوں گے۔ کہ اس لوٹ مار میں انہیں کیا ہاتھ آیا۔ ضمیر کی ملامت کی ہی یہ علامت سمجھی چاہیئے کہ کوئی ان میں سے اس شرمناک کارروائی کا سہرا اپنے سر باندھنے کی جرأت نہیں کر رہا۔ جن احمدیوں کے اموال اور اثاثے لوٹے اور تباہ کئے گئے وہ تو اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں اپنے عہد وفا میں سرخرو نکلے۔ اور احمدیت کی دوسری صدی کے آغاز میں انہیں قربانی کا جو عظیم الشان مظاہرہ کرنے کی سعادت میسر آئی وہ احمدیت کی تاریخ میں ہمیشہ فخر سے یاد کی جائیگی۔ آئندہ چل کر جب ایسی بے مثال اور بے پناہ قربانیوں کے نتیجہ میں احمدیت کے ذریعہ نئی سوسائٹی معرض وجود میں آئے گی۔ یکسر نیا معاشرہ جنم لے گا۔ سماجی عدل و انصاف قائم ہوگا۔ قانون کی حکمرانی ہوگی۔ انسانی اخلاق کی قدریں مضبوط اور بلند ہوں گی تو اس دور کے احمدی اپنے آج کے قربانیاں پیش کرنے والے احمدیوں کی قربانیوں پر رشک کریں گے۔ اس وقت سفاکی اور بربریت نہ ہوگی۔ اس لئے ایسی قربانیوں کے مواقع بھی ظاہر ہے کہ مشکل سے ہی میسر آسکینگے ہم اپنے آج کے احمدی بھائیوں کے بے مثال جذبہ قربانی پر انہیں مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ آئندہ نسلیں ان کی قربانیوں پر فخر کریں گی۔ ہمارے ان بھائیوں نے

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ ۔ مصروفیات

سلمان رشدی کے مسئلہ پر جماعتی موقف دریافت کرنے کے لئے بھی انہوں نے ایک سوال کیا جس پر حضور انور نے کتاب کی پر زور مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا دین رواداری اور بزرگوں کی تکریم سکھاتا ہے اور باوجودیکہ ہمارا مذہب ہر قسم کے جبرو اکراہ کا مخالف ہے۔ اور مذہب کے نام پر خون بہانے کو ہرگز جائز قرار نہیں دیتا۔ اس شخص نے ایسی شیطانی حرکت کی ہے جس کو دنیا کا کوئی صاحب ایمان برداشت نہیں کر سکتا اور اس کتاب کے خلاف ہمارے دلوں میں شدید نفرت اور غم و غصہ کے جذبات کا پیدا ہونا ایک فطری اور طبعی ردعمل ہے۔

(۴) ۱۵ مارچ کو شام ۷ بجے سے آٹھ بجے تک حضور انور نے فن لینڈ کے اخبار ڈیلی انڈی پنڈنٹ کے نمائندہ مسٹر طورون سنمت جیسلا MR. TURUN SANMAT JASSILA کو انٹرویو دیا۔ یہ اخبار تعداد کے لحاظ سے فن لینڈ میں دوسرے نمبر پر شائع ہوتا ہے۔ اس انٹرویو میں حضور ایدہ اللہ نے سلمان رشدی کی کتاب کے بارہ میں فن لینڈ حکومت کے اس فیصلہ پر انتہائی افسوس کا اظہار کیا جس کی رو سے حکومت اس کتاب کا ملکی زبان میں ترجمہ شائع کرانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ آپ نے مستشرقین کے اسلام پر اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ رشدی نے اپنی اس شیطانی کتاب میں ان تمام اعتراضات کو اکٹھا کر دیا ہے جو مستشرقین ایک لمبے عرصہ سے اسلام پر کرتے چلے آرہے ہیں۔ اس نے ان باتوں کو فکشن کے نام پر دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ناکام جسارت کی ہے اور ایسی زبان استعمال کی ہے جو ایک شریف آدمی کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ آپ نے اس کتاب کی پرزور مذمت کی۔ بعد ازاں حضور نے برطانوی معاشرہ میں نسلی تعصبات کے حوالے سے مسلمانوں کی مشکلات کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ یہ کبھی کبھار ابھرتا اور مشکلات کھڑی کرتا رہتا ہے۔ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ ان میں بھی اتحاد کا فقدان ہے۔ برطانوی سکولوں میں مسلمان بچوں کو پیش آنے والے مسائل کا بھی آپ نے ذکر فرمایا اور بتایا کہ ہمارے لئے اس ملک میں سکول کھولنا ممکن نہیں ہے تاہم جہاں جہاں ممکن ہے وہاں ہم نے سکول رکھے ہیں جیسا کہ افریقی ممالک ہیں وہاں پر ہمارے بکثرت اسکول قائم ہیں۔

(۵) ۱۶ مارچ کو صبح دس بجے تا گیارہ بجے انگلستان کے کثیرالاشاعت اخبار روزنامہ گارڈین کے نمائندہ مسٹر ڈینیس بارک نے حضور انور کے دفتر میں حاضر ہو کر آپ کا انٹرویو لیا۔ انہوں نے انگلستان میں جماعت احمدیہ کے قیام اور دنیا بھر میں جماعت کی تعداد اور دیگر مساعی سے متعلق سوالات دریافت کئے۔ حضور انور نے انکے سوالوں کے بڑے تفصیل سے جواب دیئے اور حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بعثت کا مقصد نہایت حسین پیرائے میں بیان فرمایا۔ سلمان رشدی کے متعلق ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ برطانوی لیڈرشپ کو اس کی شیطانی کتاب کی جن پرزور الفاظ میں مذمت کرنی چاہیئے تھی وہ اس نے نہیں کی۔ آپ نے اخباری نمائندہ کو بتایا کہ یہاں انگلستان کے ایک اخبار میں پاکستان سے آئے ہوئے ایک مولوی کا یہ بیان شائع ہوا تھا کہ احمدی واجب القتل ہیں۔ اسی طرح ایک اجلاس میں میرے سر کی قیمت چالیس ہزار پونڈ ڈالی گئی اور کسی نے ان امور کی طرف جب حکومت کو توجہ مبذول کروائی تو حکومت نے ان کی طرف مطلق توجہ نہ دی۔ جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حکومت کے طرز عمل میں تضاد ہے اور سلمان رشدی کو قتل کی دھمکی دینے پر نہایت شدید ردعمل کسی اصولِ حق پرستی پر مبنی نہیں بلکہ اسلام دشمن سازش کی پشت پناہی کے جذبہ سے ہے۔

(۶) ۱۶ مارچ کو دوپہر کے بارہ بجے فرانسیسی ایجنسی SYGMA کے برطانوی نمائندہ ڈیریک ہڈسن کو انٹرویو دیتے ہوئے حضور انور نے حضرت بانیٔ سلسلہ کی بعثت کے اغراض اور جماعت احمدیہ کے قیام کے مقاصد پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور ہندوستان میں مسلمانوں کو جو مشکلات پیش آتی رہی ہیں اور اب تک جن کا سلسلہ جاری ہے۔ حضور نے ان کا ذکر فرمایا اور ان پر دکھ کا اظہار فرمایا۔

(۷) اسی روز شام پانچ بجے حضور انور نے ایشین ٹائمز کے نمائندہ کو انٹرویو دیا۔ حضور انور نے اخباری نمائندہ کو بتایا کہ آپ نے صحافت کا حق ادا کرتے ہوئے جو رول ادا کیا ہے اس سے کئی احمدیوں کے دل آپ نے جیت لئے ہیں۔ ان کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے پاکستان میں جماعت پر ڈھائے جانے والے مظالم کا مجملاً ذکر کیا۔ علاوہ ازیں جماعت کے قیام کے اغراض و مقاصد، بیعت لدھیانہ کی تفاصیل اور دنیا بھر میں جماعت کی روز افزوں ترقی کا تفصیلی جائزہ بیان کرتے ہوئے اسے امید افزا قرار دیا۔ حضور انور نے سلمان رشدی کی شیطانی کتاب کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا نقطۂ نظر بھی واضح فرمایا اور خمینی صاحب کے فتوی کی شرعی حیثیت بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ برطانوی لیڈروں کا رویہ اس سلسلہ میں بہت افسوسناک ہے۔ فرمایا سلمان رشدی نے توان کے منہ میں چھپکلی ڈال دی ہے جسے ان کے لئے نگلنا آسان ہے نہ اگلنا۔ برطانوی مسلمانوں کی دیگر مشکلات کا بھی حضور انور نے تفصیلاً ذکر کیا اور حکومت کے تعلیمی نظام پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک سیکولر حکومت کو سکولوں میں مذہبی تعلیم دینے کے بجائے ان مذہبی اداروں کو فنڈز مہیا کر دینے چاہئیں جو مذہبی تعلیم دینے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کیونکہ حکومت مختلف مذاہب کی تعلیم سے کماحقہ عہدہ برآ نہیں ہو سکتی۔

(۸) ۱۷/۳ کو نماز جمعہ کے بعد بی بی سی کے نمائندہ مسٹر رتھ ٹی کاک نے حضور انور سے انٹرویو لیا۔ اس میں حضور نے جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ اور اپنے انگلستان آنے کا سبب بیان کرتے ہوئے ضیاء کے آرڈیننس اور اس کے اثرات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے سلمان رشدی کی شیطانی کتاب اور اس میں بزرگوں کی ہتک پر شدید مذمت کا اظہار کرتے ہوئے رشدی کے بارہ میں جماعتی موقف کو بیان فرمایا۔ ایک اور سوال کے جواب میں حضور انور نے جہاد کے متعلق دینی تعلیم کو بڑی عمدگی سے واضح فرمایا۔

ایک عظیم الشان پریس کانفرنس کا انعقاد

(۹) ۲۰ مارچ کو ساڑھے بارہ بجے تا ڈھائی بجے دوپہر تک سنٹرل لنڈن میں واقع انٹرنیشنل پریس سنٹر کے جانسن ہال JOHNSON HALL میں ایک عظیم الشان پریس کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کا انتظام جماعت کے پریس اینڈ پبلی کیشن سیل نے کیا تھا۔ حضور انور بھی از راہ شفقت وہاں تشریف لے جا کر اس میں شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر مختلف اخبارات کے پچیس سے زائد نمائندگان نے شرکت کی اور درج ذیل اہم امور پر حضور انور سے سوالات دریافت کئے۔

پاکستان میں نئی حکومت کے قیام پر احمدیوں کے خلاف کارروائیوں میں کوئی کمی واقع ہوئی ہے یا نہیں؟ کتنے عرصہ تک آپ بیرون ملک قیام فرمائیں گے؟ کیا جماعت احمدیہ پاکستان میں جشن منا رہی ہے؟ سلمان رشدی کے مسئلہ پر جماعت احمدیہ کا موقف کیا ہے؟ اس سلسلہ میں مسلمانوں کا احتجاجی ردعمل شرعی لحاظ سے کہاں تک جائز ہے؟ مخلوط تعلیم کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا موقف کیا ہے؟ پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مخالفت کا پس منظر کیا ہے؟ تیسری دنیا کے ممالک کے لئے بالخصوص اور دیگر ممالک کے لئے بالعموم جماعت کی کیا خدمات ہیں؟ جماعت احمدیہ اپنا جوبلی جشن کس طرح منا رہی ہے؟ احمدیت کے قیام کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟ جماعت احمدیہ کا قیام اگر اسلامی حکموں میں کسی کمی یا بیشی کے لئے عمل میں نہیں آیا تو پھر احمدیت کی طرف بعض خلاف حقیقت عقائد کیوں بیان کئے جاتے ہیں؟

حضور انور نے ان تمام سوالات کے ایسے مؤثر تفصیلی اور معرکۃ الآراء جواب ارشاد فرمائے کہ اکثر نمائندگان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چہروں پر تسلی اور اطمینان کے آثار نمایاں نظر آ رہے تھے ۔ پریس کانفرنس کے بعد حضور انور نے جملہ نمائندگان کے پاس جاکر مصافحہ کیا اور تعارف حاصل کیا۔ جس سے یہ صحافی بے حد خوش اور متاثر ہوئے ۔

خطوط ۔ ۴ ہزار صفحات پر مشتمل رپورٹیں

ان ایام میں روزانہ اوسطاً تین سو خطوط انگریزی، اردو، سندھی، پشتو، انڈونیشین، سواحیلی، فارسی اور فرنچ وغیرہ زبانوں میں بذریعہ ڈاک موصول ہوتے رہے ۔ مرکز سلسلہ سے آنے والی ڈاک اور دیگر دفتری رپورٹس اس کے علاوہ ہیں جو کہ عرصہ زیر رپورٹ میں تقریباً ۴ ہزار صفحات پر مشتمل تھیں ۔ حضور انور کی ہدایات کی روشنی میں ان خطوط کے جوابات دفتر کی طرف سے تیار کر کے حضور کے دستخطوں سے متعلقہ احباب کو بھجوائے گئے ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان ایام میں کئی غیر از جماعت دوستوں کی طرف سے اظہار حق پر مشتمل دعائیہ خطوط بھی حضور انور کو موصول ہوتے رہے ۔

تقاریب ختم قرآن

۲ / مارچ کو بعد نماز مغرب بیت الفضل لنڈن میں عزیزہ ہبۃ الحی بنت مکرم چوہدری ہادی علی صاحب مربی سلسلہ اور عزیزہ ھبۃ العلیم بنت مکرم مبشر احمد صاحب شکیل آف ہنسلو کی تقریب ختم قرآن منعقد ہوئی۔ حضور انور نے دونوں ننھی بچیوں سے قرآن پاک آخری تین تین سورتیں اور دعائے ختم القرآن سنی اور اجتماعی دعا کروائی ۔ اس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت فرمائی ۔ اس کے بعد حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی ۔

۱۴/۳ کو بعد نماز مغرب بیت الفضل لنڈن میں عزیزہ خولہ مرزا بنت مکرم مرزا محمود احمد صاحب مربی سلسلہ برمنگھم کی تقریب ختم قرآن منعقد ہوئی ۔ حضور انور نے بھی از راہ شفقت اس میں شرکت فرمائی اور بچی سے آخری تین سورتیں اور دعائے ختم القرآن سن کر اجتماعی دعا کروائی ۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو قرآن کریم سے سچی محبت عطا کرے اور ان کے وجود قرآن کریم کی حسین تعلیم سے مزین ہوں ۔

ریکارڈنگ پیغام برائے جوبلی

۲، ۱۳ اور ۱۴ مارچ کو مرکزی آڈیو وڈیو سیکشن کے کارکنان نے حضور انور کے دفتر میں صد سالہ جشن تشکر کے موقعہ پر تمام بنی نوع انسان کے لئے حضور انور کے جاری فرمودہ پیغام کی اردو اور انگریزی زبان میں ریکارڈنگ کی ۔ اس موقع پر حضور انور نے الفضل کے ذریعہ تمام احمدی بھائیوں کو صد سالہ جشن تشکر کی مناسبت سے جو پیغام ارسال کیا اس کی بھی ریکارڈنگ کی گئی اور بعد ازاں اس کی وڈیو کاپیاں تیار کروا کر ۱۲۰ ممالک میں پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ کو ارسال کی گئیں ۔

معائنہ ہنسلو مشن ہاؤس

۱۴/۳ کو حضور انور ہنسلو میں نئے مشن ہاؤس کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے اور کچھ وقت وہاں احباب جماعت کے ساتھ گذارا ۔ جماعت کے صدر مکرم عبداللطیف خان صاحب خدا کے فضل سے بہت مخلص اور فعال خادم سلسلہ ہیں ۔

تقاریب نکاح رخصتانہ اور ولیمہ

۴ / مارچ کو مکرم امام صاحب بیت الفضل لندن نے نماز عصر کے بعد مکرم عبادہ بربوش صاحب آف تیونس کے نکاح ہمراہ مکرمہ امۃ المتین صاحبہ، ۸ / مارچ کو نماز مغرب کے بعد مکرمہ امۃ الہادی صاحبہ بنت مکرم راجہ مبارک احمد صاحب صدر جماعت ایسٹ لندن کے نکاح، اور ۱۱ / مارچ کو بعد نماز عصر مکرم شیخ مجیب الرحمن صاحب ابن مکرم شیخ رفیق الرحمن صاحب کے نکاح کا اعلان کیا ۔

حضور انور نے از راہ شفقت ان تینوں مواقع پر مجلس میں رونق افروز ہو کر اجتماعی دعا میں شمولیت فرمائی ۔ اللہ تعالیٰ یہ نکاح ہر جہت سے مبارک کرے اور ان کو دونوں جہانوں کی سچی خوشیاں عطا کرے ۔

تقاریب رخصتانہ

۱۱ / مارچ کو بعد نماز ظہر محمود ہال لندن میں مکرمہ امۃ الجمیل صاحبہ بنت مکرم خواجہ رشید الدین صاحب قمر اور ۱۹ / مارچ کو شام سوا سات بجے مکرمہ منہاس صاحبہ بنت مکرم عبدالکریم صاحب کی تقاریب رخصتانہ عمل میں آئی ۔ حضور انور نے بھی از راہ شفقت ہر دو مواقع پر شرکت فرمائی اور دونوں بچیوں کو اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا

تقریب ولیمہ

۱۲ / مارچ کو بعد نماز مغرب مشن ہاؤس میں مکرم عبادہ بربوش صاحب آف تیونس کی دعوت ولیمہ منعقد ہوئی اسی طرح ۱۳ / مارچ کو مکرم شیخ مجیب الرحمن صاحب کی دعوت ولیمہ منعقد ہوئی ان دونوں تقاریب میں حضور انور نے از راہ شفقت شمولیت فرمائی اور ان شادیوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی ۔

نماز ہائے جنازہ

۷/۳ کو بعد نماز عشاء بیت الفضل لندن کے سامنے حضور انور نے مکرم محمد نعیم صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد اعظم صاحب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی ۔ اس موقع پر حضور انور نے درج ذیل احباب کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی اور ان سب مخلصین کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے ۔

(۱) مکرمہ امۃ الواسع رعنا صاحبہ اہلیہ مکرم خالد احمد صاحب ظفر ربوہ ۔ موصوفہ مکرم نواب مسعود احمد خان صاحب کی صاحبزادی اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی پوتی اور مکرم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر ربوہ کی ہمشیرہ ہیں ۔

(ii) مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم فضل الرحمن صاحب بسمل سابق امیر جماعت بھیرہ ۔

(iii) مکرم چوہدری احمد جان صاحب سابق امیر جماعت راولپنڈی ۔

(iv) مکرم حکیم محمد رمضان صاحب صدر و سیکرٹری مال میانی ضلع سرگودھا ۔

(v) مکرم راجہ عبدالحمید صاحب ابن مکرم حکیم عبداللہ صاحب جہلم

(vi) مکرم مولوی فقیر محمد صاحب آزاد کشمیر ۔

(vii) مکرم ملک ولایت خان صاحب دیان سابق آڈیٹر تحریک جدید و وقف جدید ۔

(viii) مکرم اکبر طاہر صاحب ابن مکرم محمد اشرف ناصر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی ۔

(ix) مکرم طاہر پٹیل صاحب آف امریکہ

دیگر اہم ملاقاتیں

ان ایام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے یورپین پارلیمنٹ کے مقررہ امیدوار جناب ودیا ساگر آنند وانڈزورتھ ایریا کے پولیس چیف اور حضور انور کے لندن میں زمانہ طالب علمی کے ایک استاد مسٹر DALPH RUSSELL نے ملاقات کی ۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استاد محترم نے حضور انور کے ساتھ رات کا کھانا بھی تناول فرمایا اور کچھ عرصہ حضور انور کے ساتھ رہے ۔

قارئین الفضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جملہ مقاصد عالیہ کی عظیم الشان تکمیل اور حضور انور کی صحت و عافیت کے لئے درخواست دعا ہے ۔

درخواست دعا

اسیر راہ مولیٰ عزیزم محمد الیاس صاحب منیر اور اس کے ساتھیوں کیلئے جس خلوص اور تواتر سے احباب جماعت دعائیں کر رہے ہیں وہ قابل رشک ہے ۔

عزیزم کا چھوٹا بیٹا خالد الیاس اب پونے پانچ سال کا ہو گیا ہے مگر ابھی تک صحیح بولتا نہیں اور بار بار بیمار بھی ہو جاتا ہے آج کل بھی مختلف عوارض نے اسے گھیر رکھا ہے ڈاکٹروں کے نزدیک ساہیوال کے واقعات کا بھی اثر ہے ۔ جسکی وجہ سے بچے کی والدہ بھی متفکر رہتی ہے اور مختلف عوارض اسے تنگ کرتے رہتے ہیں ۔ جن کا وہ بڑی ہمت سے مقابلہ کرتی چلی آ رہی ہے ۔

عاجزانہ درخواست ہے کہ احباب رمضان المبارک کی خاص دعاؤں میں انہیں بھی یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی سے اس ابتلاء کے دور سے کامیابی سے ہمکنار کرے اور ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور اپنی رضا سے نوازے ۔

محمد اسماعیل منیر
نصرت جہاں ربوہ

مکرم محمد عثمان صدیقی صاحب سابق پروفیسر گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج چند دن سے بعارضہ بخار و شوگر شدید بیمار ہیں ۔ کمزوری بہت زیادہ ہے ۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے ۔

محمد کریم ظفر ۔ دار الرحمت وسطی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آٹھویں آل پاکستان لجنہ سپورٹس اتھلیٹکس

مرتبہ : مکرمہ شوکت گوہر صاحبہ

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے امسال آٹھویں آل پاکستان لجنہ سپورٹس۔ اتھلیٹکس و ٹورنامنٹ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۸۹ء سے شروع ہو کر مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۸۹ء کو بخیر وخوبی اختتام پذیر ہو گئیں۔

امسال پندرہ (۱۵) اضلاع سے ۲۷ مجالس کی ۱۸۵ کھلاڑی لڑکیوں نے شرکت کی جبکہ گذشتہ سال ۱۸ اضلاع سے ۵۶ مجالس کی ۲۷۰ کھلاڑی لڑکیوں نے شرکت کی تھی۔ بعض شہروں میں کرفیوں اور ہنگاموں کی وجہ سے اس ٹورنامنٹ میں مجالس کی نمائندگی کم رہی۔

۱۵ فروری بروز بدھ

۹-۱۵ پر تلاوتِ قرآن پاک سے آل پاکستان لجنہ سپورٹس کا افتتاح ہوا۔ محترمہ ریحانہ باسمہ صاحبہ نے خوش الحانی سے تلاوت کی۔

۹-۲۰ پر ترانہ پڑھا گیا۔ اور اس کے ساتھ مارچ پاسٹ کی گئی۔ ترانہ کا بول تھے۔

"مسابقت کی روح سے بڑھے چلو"

مارچ پاسٹ کرنے والی بچیاں نہایت ترتیب کے ساتھ قدم اٹھاتی اسٹیج کے سامنے مہمانِ خصوصی کو سلامی دیتی ہوئی پورے عزم اور جذبے کے ساتھ پریڈ کرتے ہوئے رواں دواں تھیں۔

۹-۲۴ پر پاکستان کا قومی ترانہ پڑھا گیا۔ اور اس کے ساتھ پرچم کشائی کی تقریب ہوئی جو حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فرمائی۔ تالیوں کی گونج میں مہمانوں نے پرجوش طریقہ سے آپ کا خیر مقدم کیا۔ محترمہ فریدہ سلام۔ دُرِّ احمد اور عائشہ صاحبہ نے ترانہ خوش الحانی سے پڑھا۔

۹-۳۰ پر حلف برداری کی تقریب ہوئی جس میں کھلاڑی لڑکیوں نے حلف اٹھایا۔ حلف لینے والی گذشتہ سال کی بہترین کھلاڑی شاہین اختر۔ ربوہ تھیں۔

۹-۳۲ پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعائیہ اشعار "میرے مولیٰ میری یہ التجا ہے"..... محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ نے تحت اللفظ پڑھ کر سنائے۔

۹-۳۵ پر مہمان خصوصی حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے کھیلوں کا افتتاح فرمایا اور حاضرات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ذہنی جلا اور اچھی سوچ کے لئے اچھی صحت کا ہونا ضروری ہے۔ اسی لئے لجنہ مرکزیہ کے شعبہ صحتِ جسمانی نے کھیلوں کا انتظام کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ان دو دنوں میں ہی نہیں بلکہ سارا سال آپ کوشش کرتے ہوئے کھیل جاری رکھیں۔

آپ نے فرمایا "انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ اس لئے زندگی کی ہر دوڑ میں۔ تعلیم حاصل کرنے اور دعاؤں میں ہر بچی آگے آنے کی کوشش کرے۔ نیز آپ نے دیانت داری کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا دیانتداری کو اپنا شعار بنائیں۔ اگر کھیل کے میدان میں آپ بد دیانتی کریں گی تو زندگی کی دوڑ میں آگے نہیں بڑھ سکیں گی۔ کھلاڑی اپنی منتظمات کی اطاعت کریں خدا آپ کے ساتھ ہو"۔

اس کے بعد ربوہ کی ۵۰ لڑکیوں نے پی۔ ٹی شو پیش کیا سب سے پہلے اُنہوں نے ویلکم WELCOME کے الفاظ ترتیب دیئے۔ پھر دیگر خوبصورت چیزیں بناتے ہوئے آخر میں "۱۰۰ سالہ جشن" کے الفاظ بنائے۔ اسکے بعد دوڑ کے ابتدائی مقابلہ جات ہوئے۔ سب سے پہلے ۵۰ میٹر دوڑ کے ابتدائی مقابلہ جات ہوئے اس کے بعد ۱۰۰ میٹر دوڑ۔ چاٹی دوڑ۔ الٹی دوڑ بوری دوڑ۔ ۲۰۰ میٹر کی دوڑ تین ٹانگوں کی دوڑ اور سائیکل دوڑ کے ابتدائی مقابلہ جات منعقد کروائے گئے۔

اسی اثناء میں بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کے مقابلہ جات ایوان محمود میں منعقد کروائے گئے۔

کاروائی دوسری نشست

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کے تشریف لانے کے بعد ۳ بج کر ۵ منٹ پر والی بال میچ شروع ہوا۔ دونوں ٹیموں نے بہت اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ اور نصرت جہاں کلب نے ۱۵-۷ اور ۱۵-۷ پوائنٹ سے یہ میچ جیت لیا۔

دوسرا میچ اس کے فوراً بعد نصرت جہاں کلب اور طاہر کلب کے درمیان ۳ بجکر ۵۰ منٹ پر شروع ہوا۔ طاہر کلب نے یہ میچ ۱۵-۲ اور ۱۵-۴ پوائنٹ کی برتری سے جیت لیا۔ محترمہ شاہدہ قاسم صاحبہ نے ریفری کے فرائض انجام دیئے۔

ابتدائی طبی امداد بہم پہنچانے کے سلسلہ میں فضلِ عمر ہسپتال ربوہ کی نرسوں نے مختلف اوقات میں ڈیوٹی دی۔

۱۶ فروری بروز جمعرات دوسرا دن

اس روز فائنل مقابلہ جات منعقد کروائے گئے۔

فائنل ۔ ۱ ۔ ۵۰ میٹر دوڑ

اوّل۔ نورین ستارہ۔ ربوہ (اٹھ سیکنڈ)
دوم۔ عابدہ اکرم ۔ "
سوم۔ نبیلہ بٹ ۔ "
انعام حوصلہ افزائی۔ فضیلت بشیر گرمولا ورکاں

۲ - چاٹی دوڑ

....
اوّل۔ شاہین اختر۔
دوم۔ فضیلت ۔ گرمولہ ورکاں
سوم۔ راشدہ روحی ۔ ربوہ
چہارم۔ لبنیٰ ملک ۔ "

۳ - سو میٹر دوڑ

اوّل۔ شاہین اختر ۔ ربوہ
دوم۔ خالدہ حسن ۔ وہاڑی
سوم۔ فوزیہ ۔ ربوہ

۴ - بیک ریس

اوّل۔ سلمیٰ الکبریٰ ۔ ربوہ
دوم۔ فرح ناز ۔ ربوہ
سوم۔ صوفیہ شریف ۔ فیصل آباد

۵ - سیک ریس

اوّل۔ امتہ النصیر قمر ۔ ربوہ
دوم۔ ریحانہ کوثر ۔ احمد نگر
سوم۔ سلمیٰ الکبریٰ ۔ ربوہ

۶ - تین ٹانگوں کی دوڑ

اوّل۔ شاہین ۔ منصورہ نورین ربوہ
دوم۔ امتہ النصیر ۔ امینہ "
سوم۔ عابدہ کریم ۔ عابدہ اکرم "
چہارم۔ ثمینہ ۔ ریحانہ احمد نگر

۷ - ۲۰۰ میٹر فائینل

اوّل۔ نورین ستارہ ۔ ربوہ
دوم عابدہ اکرم ۔ "
سوم شاہین اختر ۔ "

۸ - سائیکل ریس

اوّل۔ مہرین شریف ۔ چھور چک ۱۱۷
دوم۔ قرۃ العین ۔ ربوہ
سوم۔ نبیلہ بٹ ۔ ربوہ

۹ - روکاوٹی دوڑ

اوّل۔ ناصرہ فردوس ۔ لاہور
دوم۔ لبنیٰ ۔ اسلام آباد
سوم۔ مسرت ناہید ۔ ترگڑی

۱۰ - ریلے ریس

اوّل۔ منصورہ گروپ ۔ ربوہ
دوم۔ احمد نگر گروپ ۔ احمد نگر
سوم۔ نورین ستار گروپ ۔ ربوہ

۱۱ - ڈسکس تھرو

اوّل۔ نویدہ طاہرہ ۔ اسلام آباد
دوم۔ نصرت امین ۔ ربوہ
سوم۔ امتہ الرحیم ۔ "

۱۲ - جیولن تھرو

اوّل۔ نصرت امین ۔ ربوہ
دوم۔ عاہرہ ۔ وزیر آباد
سوم۔ نجمہ اقبال ۔ احمد نگر

۱۳ - شاٹ پٹ

اوّل۔ نصرت امین ۔ ربوہ
دوم۔ شاہین ملک ۔ "
سوم۔ طاہرہ شبنم ۔ چک ۸۷ سرگودہا

۱۴ - ہائی جمپ

اوّل۔ منصورہ نورین ۔ ربوہ
دوم۔ فوزیہ فرحانہ ۔ "
سوم۔ نویدہ طاہرہ ۔ اسلام آباد

۱۵ - لانگ جمپ

اوّل۔ منصورہ نورین ۔ ربوہ
دوم۔ امتہ النصیر قمر ۔ "
سوم۔ نورین ستارہ ۔ "

۱۶ - ٹیبل ٹینس سنگل

عاصمہ بخاری۔ فیصل آباد۔ VS۔ عابدہ منصورہ ربوہ
ونر۔ عاصمہ بخاری۔ فیصل آباد
رنر۔ عابدہ منصورہ ۔ ربوہ
ٹرافی کی حقدار۔ عاصمہ بخاری۔ فیصل آباد

۱۷ - ٹیبل ٹینس ڈبل

عاصمہ۔ حمیرا۔ فیصل آباد
VS
عابدہ منصورہ۔ فاخرہ نصیر ربوہ
ونر۔ عاصمہ۔ حمیرا۔ فیصل آباد
رنر۔ عابدہ منصورہ۔ فاخرہ نصیر۔ ربوہ
ٹرافی کی حقدار۔ عاصمہ۔ حمیرا۔ فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۸ بیڈمنٹن سنگل

فائزہ ربانی ـ ربوہ

VS

بشریٰ مشتاق ـ شاہ تاج شوگرمل

ونر ـ فائزہ ربانی ـ ربوہ

رنر ـ بشریٰ مشتاق ـ شاہ تاج شوگرمل

ٹرافی کی حقدار ـ فائزہ ربانی ـ ربوہ

۱۹ بیڈمنٹن ڈبل

فائزہ ربانی ـ بشریٰ امین ـ ربوہ

VS

عصمت شریف ـ طاہرہ اختر ـ ربوہ

ونر ـ فائزہ ربانی ـ بشریٰ امین ـ ربوہ

رنر ـ عصمت شریف ـ طاہرہ اختر ـ ربوہ

ٹرافی کی حقدار ـ فائزہ ربانی ـ بشریٰ امین ـ ربوہ

۲۰ ـ بہترین کھلاڑی ۸۹ ـ ۱۹۸۸ء

نصرت امین ـ ربوہ

۲۱ ـ والی بال فائینل

نصرت جہاں کلب ربوہ ـ VS ـ طاہر کلب ربوہ

ونر ـ طاہر کلب ـ ربوہ

رنر ـ نصرت کلب ـ ربوہ

ٹرافی کی حقدار ـ طاہر کلب ـ ربوہ

باسکٹ بال

بارش کے باعث گراؤنڈ خراب ہونے کی وجہ سے باسکٹ بال کا میچ نہیں ہو سکا

کھیلوں کے اختتام پر طالبات نے پی ـ ٹی شو پیش کیا اور باوجود ہلکی بارش کے نہایت تحمل اور خوبصورتی سے پیش کیا ـ جس کو حاضرین نے بہت سراہا ـ

مارچ پاسٹ کے لئے مختلف شہروں سے آئی ہوئی ٹیموں کو گراؤنڈ میں مندرجہ ذیل ترتیب سے اکٹھے ہونے کا اعلان کیا گیا ربوہ ـ فیصل آباد ـ گوجرانوالہ ـ اسلام آباد جھنگ ـ شیخوپورہ ـ لاہور ـ وہاڑی سرگودہا ـ

۵۵ ـ ۱۲ ـ پر ترانہ پڑھا گیا ـ اور اس کے ساتھ ہی مختلف شہروں کی کھلاڑی لڑکیوں نے مارچ پاسٹ کی جس کی لیڈ ۸۹ ـ ۱۹۸۸ء کی بہترین کھلاڑی نصرت امین ربوہ کر رہی تھیں اپنے اپنے شہروں کے جھنڈے تھامے پر عزم اور پُر حوصلہ کھلاڑی لڑکیاں آئندہ

سال کے لئے نیا جذبہ اور امنگ لئے ہوئے قدم سے قدم ملاتے ہوئے گراؤنڈ میں رواں دواں تھیں

۱ : بجے حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے اعلان فرمایا کہ محترمہ صاحبزادی امتہ القیوم صاحبہ جو حضرت فضلِ عمر کی صاحبزادی ہیں انعامات تقسیم کریں گی ـ آپ کی والدہ محترمہ سیدہ امتہ الحیٔ صاحبہ لجنہ کی پہلی سیکریٹری تھیں ـ اسی طرح آپ نے اعلان فرمایا کہ چونکہ یہ شعبہ جماعت احمدیہ کے تیسرے امام سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد نور اللہ مرقدہ نے قائم فرمایا تھا ـ اور لجنہ کی پہلی کھیلیں اُن کے زمانہ میں کروائی گئی تھیں ـ اس لئے حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ نے بہترین کھلاڑی کو ۵۰۰ روپے کا انعام حضور کی طرف سے دیا ہے ـ

تقریب تقسیم انعامات

محترمہ حضرت سیدہ صاحبزادی امتہ القیوم بیگم صاحبہ نے انعامات تقسیم فرمائے ـ اس سال بھی لجنہ ربوہ کی طرف سے اوّل و دوم آنے والی کھلاڑی لڑکیوں کو انعامات دیئے گئے ـ

کھیلوں کے انعامات کے علاوہ مقالہ نویسی میں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات لجنہ کو انعامات دیئے گئے ـ

نتیجہ مقالہ نویسی ۱۹۸۷ء

اوّل ـ محترمہ صادقہ فضل صاحبہ ـــــ لاہور

دوم ـ محترمہ خالدہ آفتاب صاحبہ ـــــ جہلم

سوم ـ محترمہ آصفہ احمد صاحبہ ـ دار الصدر غربی ربوہ

تقسیم انعامات کے بعد مہمانِ خصوصی محترمہ صاحبزادی امتہ القیوم صاحبہ نے مختصر خطاب فرمایا ـ جس میں آپ نے کہا ـ

"مجھے آپ سب سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے ـ بہت عرصہ بعد ربوہ آئی ہوں ـ لجنہ کی کھیلوں میں شامل ہو کر اور اس کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے ـ خدا آپ کو اس سے بہتر کھیلنے کی توفیق دے اور آپ کو دین و دنیا میں ترقیات عطا فرمائے ـ"

اس کے بعد قومی ترانہ پڑھا گیا اور ایک بجکر پچیس منٹ پر پروگرام اختتام پذیر ہوا ـ

ہم زندہ ہیں محض اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر جو کچھ ملتا ہے خدا سے ملتا ہے ـ

ناظر مال

کیوں مارتے ہیں بیچارے بچوں کو !

(مکرم ظہور احمد ـ واہ کینٹ)

یہ نومبر کی ایک رات تھی ـ تقریباً ۹ ، بجے کا وقت تھا ـ مخبر نے اطلاع دی کہ رفیق سویا ہُوا ہے ـ ہوسٹل قوانین کے مطابق پڑھائی کا وقت دس بجے تک تھا ـ جونہی میں باہر نکلا ـ بہت سے لڑکے بھی تاک میں اپنے اپنے کمروں کے دروازوں میں آنکلے ـ رفیق لالٹین بند کر کے لحاف اوڑھے لیٹا ہوا تھا ـ میرے کمرے میں داخل ہونے پر اس کے ساتھی نے اسے اٹھایا ـ بظاہر سونے کی کوئی معقول وجہ نہ تھی ـ دستور کے مطابق رفیق کو منہ پر پانی کے چھینٹے مارنے کے بعد ہوسٹل کے درمیانی میدان کے دوڑ کر چار چکر لگانے تھے ـ یہ کوئی زیادہ سخت سزا نہیں تھی ـ بلکہ بعض لڑکے تو نیند دور کرنے کے لئے از خود ساتھ دوڑنا شروع کر دیا کرتے تھے ـ لیکن میری حیرت اور غصّہ کی انتہا نہ رہی جب رفیق نے بھاگنے سے انکار کر دیا ـ میں نے محسوس کیا کہ رفیق کے لب و لہجہ میں نہ صرف خود سری تھی بلکہ مطلوبہ ادب و احترام کا بھی فقدان تھا ـ اور یہ غالباً اس لئے تھا ـ کہ اس کا شمار اپنی جماعت کے ذہین لڑکوں میں ہوتا تھا ـ لہٰذا وہ اپنے آپ کو کسی حد تک قانون سے بالا سمجھتا تھا ـ

میرے لئے یہ ناقابلِ برداشت تھا ـ میرے پاس جسمانی طاقت بھی تھی اور اختیارات کی طاقت بھی ـ لہٰذا بھر پور مظاہرہ کیا ـ نتیجۃً رفیق کو چار کی بجائے آٹھ چکر لگانے پڑے ـ بعد ازاں لالٹین کی روشنی میں جب وہ کتاب سامنے کھولے سسکیاں لے رہا تھا ـ تو اسکے سانولے دہکتے ہوئے رخساروں پر میری انگلیوں کے نشان نمایاں تھے ـ

رات میں بھی نہ سو سکا ـ صبح ناشتہ کرنے کے بعد سکول جانے سے قبل میں ہیڈ ماسٹر صاحب کے مکان پر گیا ـ وہ ابھی ناشتہ کر رہے تھے ـ میں نے رات کا واقعہ سنایا ـ پُرسکون انداز میں سننے کے بعد انہوں نے مجھے بتایا کہ رفیق میرے آنے سے پہلے اُن سے مل چکا تھا ـ پھر مجھے مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے کہا "مَیں نے رفیق کو خوب ڈانٹا ہے ـ آپ اطمینان رکھیں جب بھی استاد اور شاگرد کے درمیان کوئی ایسا معاملہ ہو ـ میں ہمیشہ استاد کی طرف ہوتا ہوں ـ ویسے آپ ابھی نوجوان ہیں ـ میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ استاد شاگرد کے لئے روحانی باپ ہوتا ہے اور میں ایسے شخص کو باپ ماننے کو تیار نہیں جو اولاد کو اصلاح کی بجائے اپنے نفس کا غصہ نکالنے کے لئے مارے ـ آپ اپنے نفس سے پوچھیں کہ آپ نے رفیق کو جو اسقدر سخت مارا ہے ـ وہ اصلاح کے لئے تھا ـ یا نفس کا غصّہ نکالنے کیلئے"

ہیڈ ماسٹر صاحب یہ کہہ کر خاموش ہو گئے ـ میں بھی ندامت سے سر جھکائے خاموشی سے اٹھ کر چلا آیا ـ وہ دن اور آج کا دن جب بھی میں کسی بچہ پر ہاتھ اٹھاتا ہوں تو میری آنکھوں کے سامنے دہکتے ہوئے گالوں پر انگلیوں کے نشان آجاتے ہیں ـ اور کانوں میں ایک تیز آواز گونجتی ہے "اصلاح کیلئے مار رہے ہو یا نفس کا غصّہ نکالنے کے لئے" اس کے ساتھ ہی میرا اٹھا ہوا بازو ڈھیلا پڑ جاتا ہے ـ باچھوں پر آئی ہوئی جھاگ بیٹھ جاتی ہے ـ اور آنکھوں سے نکلتے ہوئے شرارے ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں ـ

ویسے بھی مار پٹائی سے بچوں کی اصلاح کب ہوئی ہے ! تو پھر کیوں مارتے ہیں ـ بیچارے بچوں کو !!

"اقوامِ کی ترقی میں تاریخ سے آگاہ ہونا ایک بہت بڑا محرک ہوتا ہے" (حضرت فضلِ عمر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارت اصلاح و ارشاد ۔

روزہ سے تندرستی حاصل ہوگی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی راہ میں جہاد کرو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا اجر دے گا تم روزہ رکھو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہیں صحت اور تندرستی دے گا اور سیاحت کرو اس سے تمہارے مال میں فراخی اور فراوانی ہوگی

طبرانی

بقیہ: — عظیم الشان قربانی

قربانیوں کا وہ معیار قائم کر دکھایا کہ جہاں حسد اور تعصب کی آگ ناکام ہوگئی اور شعلے سرد ہوکر رہ گئے۔ ظاہری آتش کی قربانی دی مگر متاع ایمان کو آگ نہ جلا سکی۔ اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کبھی بھی نہیں جلا سکیگی کیونکہ ظاہری آگ میں یہ طاقت کہاں کہ گرمیٔ ایمان پر غالب آسکے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے کیسی پیاری بشارت دی اور یہ اعلان کرایا کہ:۔

"آگ سے ہمیں مت ڈراؤ
آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں
کی غلام ہے"

ہاں یہی وہ ظاہری آگ ہے جو ننکانہ صاحب چک نمبر ۵۶۳ اور چک نمبر ۵۶۵ میں دیکھتے دیکھتے اپنی تپش کھو بیٹھی اور مخلصین کے قربانی کے جوش نے اسے بالآخر ٹھنڈا کر کے رکھ دیا۔ یہ چند گھر جو جلائے اور لوٹے گئے یہ گھر اللہ نے چاہا تو پہلے سے بڑھ کر آسمانی برکات سے مالا مال ہوں گے اور دنیا دیکھے گی کہ ظاہری آگ نظام آسمانی کے سامنے بے حقیقت اور انجام کار بے اثر ہے۔ جلانے کی یہ جلا بخشنے والی ثابت ہوگی اور راکھ کے ڈھیروں سے گھر گھر میں گلزار جنم لیں گے۔ اور ہمارے قادر و توانا اور رحیم و کریم خدا تعالیٰ کے لئے ایسا نتیجہ ظاہر کرنا ہرگز ناممکن یا مشکل نہیں اس لئے اسی بالا ہستی اور احکم الحاکمین سے ہماری التجا ہے کہ مظلوموں اور کمزوروں کی سرخروئی کے لئے جلد اپنی رحمتوں کے ساتھ آ۔

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

۱۔ ایسے احمدی طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور وہ زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے خواہش مند ہیں وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر/صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جاسکیں۔

۲۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ جس کا اعلان عنقریب اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔

۳۔ داخلہ کیلئے درخواست دہندگان میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی بھی اطلاع دیں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

کمزوری نظر کورس

EYESIGHT Course

کھانے اور آنکھوں میں ڈالنے والی ادویات پر مشتمل ۴۰ روزہ کورس

قیمت -/۷۵ لٹریچر -/۳ کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں

سیلز، کلینک، ریائش ڈاکٹرز

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ ☎ ۷۷۱ - ۶۰۶ - ۶۰۷

خبریں

▲۔ دو گروہوں کے درمیان فائرنگ کے تبادلے کے بعد ضلعی انتظامیہ نے نواب شاہ شہر میں غیر معینہ مدت کیلئے کرفیو نافذ کر دیا ہے۔ کرفیو کے نفاذ کا فیصلہ اعلیٰ حکام کے ایک اجلاس میں کیا گیا۔ جس کی صدارت ڈپٹی کمشنر نے کی۔

▲۔ امریکی کانگریس نے پاکستان کے لئے ۶۲ کروڑ بیس لاکھ ڈالر امداد کی منظوری دی ہے۔ یہ اقتصادی اور فوجی امداد پاکستان کو ۱۹۹۰ء میں ملے گی۔ اسی طرح پاکستان میں خواتین کی شرح خواندگی بڑھانے کے لئے آئندہ دو سالوں میں ایک کروڑ ڈالر امداد دینے کی سفارش بھی کانگریس کی متعلقہ کمیٹی نے کی ہے۔

▲۔ ایرانی حکام نے خبردار کیا ہے کہ جمعہ سے اسلامی حجاب کی سختی سے پابندی کرائی جائے گی۔ اور میک اپ کر کے یا جالی دار جرابیں پہن کر گھروں سے باہر آنے والی خواتین کو ۷۴ کوڑوں تک کی سزا دی جاسکے گی۔

▲۔ وفاقی وزیر پارلیمانی امور خواجہ احمد طارق رحیم نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت آئندہ بجٹ میں عوام کے ساتھ کئے گئے وعدے پورے کریگی جس کے تحت ملک کے محنت کشوں کو مراعات دی جائیں گی جبکہ بجٹ سرمایہ داروں کیلئے بہت سخت ثابت ہوگا۔ یکم مئی کو مزدوروں کے لئے ایک جامع پیکیج کا اعلان بھی کیا جائے گا۔

▲۔ پی آئی اے کے کم و بیش گیارہ پائلٹوں نے ملکی فضائی کمپنی کو خیرباد کہہ کے بیرونی فضائی کمپنیوں میں شمولیت اختیار کرلی ہے جس کے باعث اندرونِ ملک پروازوں کو پروگرام کے مطابق جاری رکھنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ چنانچہ کراچی کوئٹہ اور اسلام آباد کی پروازیں منسوخ کرنا پڑیں۔

▲۔ بھارت میں بس اور ٹرین کے دو حادثوں میں ۷۲ افراد ہلاک ہوگئے۔ مدھیہ پردیش میں کرناٹک ایکسپریس کی دو بوگیاں پٹڑی سے اتر گئیں۔ جس کے نتیجہ میں ۵۶ افراد ہلاک ہوگئے۔ جبکہ اتر پردیش میں ڈیرہ دون کے قریب ایک بس بے قابو ہوکر ایک گہرے کھڈ میں جا گری جس کے نتیجہ میں ۱۶ افراد ہلاک ہوگئے۔

▲۔ راہوالی، منڈیالہ وڑائچ، کوٹ بدو کی گوسائیاں کے علاقوں میں بارش اور ژالہ باری سے فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ کئی علاقوں میں آدھ آدھ پاؤ وزنی اولے پڑے جس سے تمباکو اور گندم کی فصل بہت متاثر ہوئی۔

▲۔ عالمی عدالتِ انصاف میں خالی ایشیائی نشست کیلئے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی اور سلامتی کونسل میں انتخاب کے نتیجہ میں بھارت کے امیدوار جسٹس آر۔ ایس پیتھک اس نشست پر کامیاب ہوگئے ہیں۔ انہوں نے سلامتی کونسل کی پندرہ میں سے نو اور جنرل اسمبلی میں ۱۵۹ میں سے ۸۴ ووٹ حاصل کئے۔ پاکستان کے دراب پٹیل کو سلامتی کونسل میں تین اور جنرل اسمبلی میں ۴۲ ووٹ ملے۔

ریفریجریٹرز
ایئر کنڈیشنرز
اور ڈیپ فریزرز کی
مرمت گارنٹی کیساتھ کیجاتی ہے۔

الشفیق ریفریجریشن سروس

کالج روڈ فون ۴۹۲
بالمقابل جامعہ احمدیہ

لجنات توجہ فرمائیں

تربیتی کلاس برائے طالبات میٹرک منعقدہ ۱۹؍ مئی تا یکم جون میں شمولیت کرنیوالی طالبات کی لسٹ بمع ولدیت اور مکمل کوائف ۱۰؍ مئی تک دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

اعانت الفضل

محترمہ حکمت عباس صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مربی سلسلہ حال پروفیسر جامعہ احمدیہ نے اعانت الفضل کے سلسلہ میں -/۱۰۰ روپیہ کا عطیہ ارسال فرمایا ہے۔ اور احباب سے دعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے تمام رشتہ داروں کو اپنے فضلوں سے نوازے۔